Name of Scholar: **Ab Karim** **N.F. No: 581/2025**

Name of Supervisor: **Dr. Zohra Khatoon** **Dated: 03/07/2025**

Name of the Department: **Department of Persian, Faculty of Humanities and Languages, JMI**

Title: **Ahd-e- Shahjahan mein Kashmir ke Aham Ghair Maroof Farsi Shoara ka Tehqiqi wa Tanqeedi Jaezah**

(ABSTRACT)

Key Words: **Kashmir ke Farsi Shoara,Farsi Adab, Farsi Shairi, Ghair maroof shoara, Mazmoon afreeni, Sabq-e- Hindi, Musawiri wa Khattaati**

فارسی ادب دنیا کے غنی ترین ادبیات میں سے ایک ہےاور دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں بھی اس کا ایک بہت بڑا خزانہ موجود ہے جو نہ صرف دیگر مقامات سے یہاں منتقل ہوا ہے بلکہ یہاں بھی وجود میں آیا ہے۔ ۔ کشمیر میں فارسی ادب کی ایک اپنی تاریخ ہے جس میں شاہان کشمیر، شعراء کشمیر، مصنفان کشمیر کے علاوہ خارجی شعراء و علماء اور بادشاہوں نے نمایاں کام انجام دیے۔ کشمیر میں فارسی ادب کی تاریخ مختلف ادوار سے گزر چکی ہے جس کی شروعات اسلام کے دخول کے ساتھ ہی ہوئی تھی۔ شاہان کشمیر نے فارسی ادب کی پرورش و پیشرفت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ جب کشمیر مغلوں کے زیر تسلط آگیا تو انہوں نے یہاں بھی فارسی ادب کے تئیں اپنی فیاضیوں کو جاری رکھا۔ جس کی وجہ سے فارسی زبان و ادب ایک ایسے مضبوط جڑ دار درخت کی مانند بن گیا جس کی شاخیں ایران و توران تک پھیلی ہوئی تھیں۔

کشمیرمیں مغل عہد کا ایک ممتاز دورشاہجہان کا عہد حکومت ہے جس میں فارسی ادب نے یہاں بے مثال ترقی کی۔شاہجہان کی منجانب کشمیر پر بہت سے صوبہ داروں نے بحیثیت ناظم خدمات انجام دیں اور وہ بھی اپنے آقاؤں کی طرح فارسی ادب کے دلدادہ تھے۔ انہوں نے کشمیر میں فارسی ادب کی پرورش کی۔ انہوں نے اپنے درباروں کو فارسی شعراء و فضلاء کاملجاء و مسکن بنایا ۔ شاہجہان کے عہد حکومت میں کشمیر میں فارسی ادب نے انتہا درجے کی ترقی کی اور یہاں بڑے بڑے شعراء و فضلاء پیدا ہوئے جن کا نام فارسی دُنیا میں رہتی دُنیا تک باقی رہے گا۔ ان شعراء میں چند برگذیدہ شعراء جیسے ملا غنی کشمیری،شیخ یعقوب صرفی ، با باداؤد خاکی، حبیب اللہ حُبی نوشہری ، خواجہ میرم بزاز ، ملامظہری ، او جی کشمیری ، ظفر خان احسن ، عنایت خان آشنا، حاجی جان محمد قدسی، طالب آملی ،کلیم کاشانی ،طغرا مشہدی، مرزا محمد علی صائب، محسن فانی ، سرخوش ، مشتاق کشمیری وغیرہ قابل ذکر ہیں جنہوں نے فارسی ادب کو بلندیوں کی انتہا تک پہنچایا۔ اس کے ساتھ ساتھ شاہجہانی عہد میں کشمیر میں اور بھی بہت سے شعراء موجود تھے جنہوں نے مغل دربار میں رہ کر یا دربار سے دور رہ کر اپنے کلام و فن سے فارسی ادب کی خدمت کی لیکن زمانے کے دستبرد سے یا دیگر وجوہات سے شہرت حاصل نہیں کر سکے۔ شاہجہان کے عہد میں اس طبقے کے شعراء کی ایک اچھی خاصی تعداد موجود ہےجو غیر

معروف شعراءکی فہرست میں آتے ہیں۔ ان غیر معروف شعراء کو منظر عام پرلانا کشمیر میں فارسی ادب کی ایک اہم ضرورت ہے۔ اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے اس موضوع کو تحقیق کے لئے انتخاب کیا ۔ اس تحقیقی مقالے کو میں نے چار ابواب میں منقسم کیا ہے۔مقالہ کے خاتمے پر نتیجہ گیری اور کتابیات کی فہرست بھی شامل ہے۔

باب اول: مغلوں سے قبل کشمیر کا تار یخی پس منظر

باب دوم: عہد شاہجہاں میں کشمیر کے سیاسی ،ثقافتی اور ادبی حالات

باب سوم: عہد شاہجہاں میں کشمیر کے غیر معروف فارسی شعراء کا تعارف

باب چہارم: عہدشا ہجہانی کے منتخب غیر معروف فارسی شعراءکے کلام کا تحلیلی و تنقیدی جائزہ

باب اول: مغلوں سے قبل کشمیر کا تار یخی پس منظر

کشمیر میں مغل دور سے قبل جن خاندانوں نے یہاں حکومت کی ان میں سورج بنسی خاندان ، پانڈوا، موریہ ، کوشن ، گوننديہ، کرکوتا، اتپالا اور لوہرا خاندان ہیں ۔اسلامی عہد سے قبل کشمیر اور کشمیری حکمران خاندان بدھ مت کے پیروکار تھے۔ کشمیر میں مغلوں سے پہلے اسلام میں داخل ہونے والے مبلغ اسلام حضرت بلبل شاہ تھے۔ جو حضرت شرف الدین عبد الرحمن بلبل شاہ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان ہی کے ہاتھوں کشمیر کی ہندو آبادی دین اسلام سے مشرف ہوئی۔

باب دوم: عہد شاہجہاں میں کشمیر کے سیاسی ،ثقافتی اور ادبی حالات

شاہجہان نے اپنے عہد حکومت میں کشمیر کی بہبود و ترقی کی طرف خاص توجہ دی ۔ آپ کے عہد میں بھی آپ کے پیشرو بادشاہوں کی طرح ناظموں کے ذریعے حکومت کی گئی۔ شاہجہان کی طرف سے چھ صوبہ دار کشمیر میں منتخب کئے گئے جن میں ظفر خان احسن اور علی مردان خان دو دو بارمقرر ہوئے۔ کشمیری ثقافت، دنیا کی قدیم ترین ثقافتوں میں سے ایک ہے جو پوری دنیا میں ایک انفرادی حیثیت کی حامل ہے۔ قوموں کی پہچان ثقافت سے ہے۔ ہر قوم کی الگ ثقافت ہوتی ہے۔ کسی قوم کی ثقافت کبھی ہو بہو دوسری قوم کی ثقافت نہیں ہوتی ہے البتہ ثقافت پر دوسری قوموں کی اقدار کا اثر ضرور ہو سکتا ہے ثقافت انسان کا اظہار ہے۔ثقافت کو بشریات میں ایک مرکزی تصور سمجھا جاتا ہے، جس میں مظاہر کی وہ حد شامل ہوتی ہے جو انسانی معاشروں میں سماجی تعلیم کے ذریعے منتقل ہوتی ہے۔

باب سوم: عہد شاہجہاں میں کشمیر کے غیر معروف فارسی شعراء کا تعارف

سرزمینِ کشمیر اول وقت سے ہی علمی میدان میں زرخیر تھی چاہے وہ قدیم زمانہ ہو جب یہاں اشوک بادشاہ نے بُدھ مت کی ترویج و اشاعت کی، چاہے وہ ہندوؤں کا دور ہو جس میں" راج ترنگی" جیسی شہرہ آفاق کتاب تحریر ہوئی یا پھر اسلامی دور ہو جو ادبی میدان میں عہدِ زرّیں کہنے کا مستحق ہے۔ کشمیر کے علماء و ادباء کے کارناموں کو کشمیر سے باہر علمی و ادبی دنیا میں روشناس کرانے میں بھی فارسی زبان نے نمایاں خدمات انجام دیں۔ جہاں کشمیر میں شاہجہان کے عہد میں بڑے شعراء جیسے صائب تبریزی، غنی کشمیری، کلیم کاشانی، سلیم کاشانی، محمد جان

قدسی، ظفر خان احسن وغیرہ نے فارسی ادب کی خدمت اور ترویج کی بالکل اسی طرح اس عہد میں بہت سے غیر معروف شعراء جیسے میر یحیی کاشی ، شاپور تہرانی، ابوالقاسم قاضی کشمیری، بدیعی کشمیری، درویش یوسف کشمیری ، مرزاعبد رسول استغنا، فطرتی کشمیری وغیرہ نے فارسی زبان و ادب کی خدمت و ترویج کی۔

باب چہارم: عہدشا ہجہانی کے منتخب غیر معروف فارسی شعراءکے کلام کا تحلیلی و تنقیدی جائزہ

یہ باب اس تحقیقی مقالے کا سب سے اہم اور بنیادی باب ہے۔ اس باب میں میں نے مغل بادشاہ شاہجہاں کے عہد میں کشمیر کے اہم غیر معروف فارسی شعراء کے کلام کا تحلیلی و تنقیدی جائزہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس باب میں کوشش کی گئی ہے کہ منتخب شعراء کی شاعرانہ صلاحیتوں پر بحث کی جا سکےاور ان کے کلام کے معائب و محاسن پر تبصرہ ہو۔ شعراء کے کلام کا موضوع، ان کا شعری طرز، کلام کی پختگی وغیرہ اُمور پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اس باب میں محقق نے منتخب شعراءکے منتشر و غیر منتشر دواوین اور معاصر و متاخر تذکروں سے استفادہ کیا ہے۔

چکیدہ

مقالہ نگار: عبدالکریم

نگراں: ڈاکٹر زہرہ خاتون

عنوان: عهد شاهجهان میں کشمیر کے اهم غیر معروف فارسی شعراء کا تحقیقی و تنقیدی جا یزہ

شعبہ: شعبہ فارسی ، فیکلٹی آف ہیومینیٹیزاینڈ لینگویجیز،جامعہ ملیہ اسلامیہ،نئی دہلی